سوال

(97) فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جماعت فرض میں نماز کے بعد مناجات کے واسطے ہاتھ اٹھانا چاہیے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''تمہارا رب حیادار کریم ہے، جب اس کا بندہ اس کی طرف اپنے ہاتھوں کو اٹھاتا ہے، تو اس کو شرم آتی ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی پھیر دے۔''[1]

دوسری حدیث میں ہے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے ہاتھوں کو دعا میں اٹھاتے تو بغیر منہ پر ملے، ان کو نہ چھوڑتے۔''[2]

ان دونوں حدیثوں سے علی العموم ہر دعا میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہوتا ہے، خواہ بعد نماز فرض کے ہو یا کسی دوسرے وقت میں، اور دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے کے بارے میں بہت حدیثیں آئی ہیں۔ صرف بخاری اور مسلم میں بہ قول نووی رحمہ اللہ تیس حدیث کے قریب موجود ہیں۔[3] جلال الدین سیوطی کا اس بارے میں ایک مستقل رسالہ ہے اور اس میں قریب چالیس حدیث کے جمع کیا ہے۔[4] حافظ منذری نے بھی اس بارے میں ایک جزو جمع کیا ہے۔[5]

الغرض دعا میں ہاتھ اُٹھانا عموماً و خصوصاً قولاً و فعلاً ہر طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ پس بعد نماز فرض کے بھی جماعت کے ساتھ یا بغیر جماعت دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانا، ان دونوں حدیثوں سے اور نیز ان احادیث سے جو اس بارے میں وارد ہوئی ہیں، ثابت ہوتا ہے۔ ہاں اگر کسی حدیث میں بعد نمازِ فرض دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے کی ممانعت آئی ہو تو البتہ اس وقت ہاتھ اٹھانا، ان احادیث سے جن سے عموماً ہر دعا میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہوتا ہے، مخصوص ہو جاتا، مگر واضح ہو کہ ممانعت میں کوئی حدیث، صحیح ہو خواہ ضعیف، مرفوع ہو خواہ موقوف، نہیں آئی ہے، بلکہ بعض روایت سے گو وہ ضعیف ہے، ہر نماز کے بعد فرض ہو یا نفل، جماعت کے ساتھ ہو یا بغیر جماعت، دعا کرنے میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہوتا ہے۔

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو بندہ اپنی ہتھیلیوں کو پھیلا کر ہر نماز کے بعد کہے گا: ''اللھم إلھي وإلہ إبراھیم۔ ۔ ۔'' [اے اللہ! اے میرے اور ابراہیم کے الٰہ!] تو ہرگز اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں کو نامراد نہ

پھیرے گا۔''[6]

اس حدیث کی تائید ابن ابی شیبہ کی یہ حدیث جو اسود عامری کے باپ سے مروی ہے، کرتی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ فجر پڑھی، جب حضرت نے سلام پھیرا تو مڑ کر بیٹھے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور دعا کی۔[7] الحدیث

عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إن ربک حيي کریم، یستحي من عبدہ، إذا رفع إلیه یدیه أن یردھما صفرا))[8] (أخرجه الأربعة إلا النسائی وصححه الحاکم)

[سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ تمھارا پروردگار بہت حیادار اور سخی ہے، وہ اس بات سے شرماتا ہے کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ انھیں خالی پھیر دے]

''وعن عمر رضی اللہ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا مدیدیه في الدعاء، لم یردھما حتی یمسح بھما وجھه'' (أخرجه الترمذي،[9] له شواھد، منھا حدیث ابن عباس عند أبي داوٗد،[10] ومجموعھا یقتضی أنه حدیث حسن۔ بلوغ المرام، ص: ۱۵۰، مطبوعہ بھوپال)

[عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو انھیں چہرے پر پھیر کر نیچے گرایا کرتے تھے]

عن أنس عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال: ((ما من عبد بسط کفیه في دبر کل صلاۃ ثم یقول: اللھم إلٰھي وإلٰه إبراھیم وإسحاق ویعقوب وإلٰه جبریل ومیکائیل وإسرافیل! أسألک أن تستجیب دعوتي، فإني مضطر، وتعصمني في دیني فإني مبتلی، وتنالني برحمتک فإني مذنب، وتنفي عني الفقر فإني متمسکن، إلا کان حقا علی اللہ عزوجل أن لا یرد یدیه خائبتین))[11]

[انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بندہ اپنی ہتھیلیوں کو پھیلا کر ہر نماز کے بعد کہے گا: ''اے اللّٰہ! اے میرے الٰہ! اے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب (سوال:) کے الٰہ! اے جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے الٰہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا کو قبول فرما لے، یقیناً میں لاچار ہوں۔ میرے دین کے بارے میں مجھے بچا لے، بے شک میں (مصیبت وغیرہ میں) مبتلا ہوں۔ میں گناہ گار ہوں، مجھے اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے۔ میں مسکین اور بے چارہ ہوں، مجھ سے فقر و فاقے کو دور کر دے۔'' تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہوگا کہ وہ اس کے ہاتھوں کو خالی اور نامراد نہ لوٹائے]

عن أسود العامري عن أبیه قال: ((صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الفجر، فلما سلم، انحرف، ورفع یدیه، ودعا))[12] (الحدیث)

[اسود عامری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ فجر ادا کی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو پیچھے کو مڑے، اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی]

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحدیث (۱۴۸۸) سنن الترمذي، رقم الحدیث (۳۵۵۶) سنن ابن ماجه، رقم الحدیث (۳۸۶۵)

[2] سنن الترمذي، رقم الحدیث (۳۳۸۶) امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حدیث في مسح الوجه بالیدین عند الدعاء قد روي عن عمر وابن عباس۔۔۔'' پھر دونوں حدیثیں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''ھذان حدیثان لا یصحان'' (العلل المتناھیة: ۲/ ۸۴۰) نیز دیکھیں:

ضعیف الجامع، رقم الحدیث (۴۴۱۲)

[3] شرح صحیح مسلم (۶/ ۱۹۰)

[4] امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں ''فض الوعاء فی أحادیث رفع الیدین فی الدعاء'' کے نام سے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔

[5] دیکھیں: فتح الباري (۲/۵۰۷)

[6] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۱۳۷) اس کی سند میں ''عبدالعزیز بن عبدالرحمن البالسی'' راوی متروک ہے۔ دیکھیں: لسان المیزان (۳۴/۴) امام ابن عدی فرماتے ہیں:
''وعبدالعزیز ھذا یروي عن خصیف أحادیث بواطیل'' (الکامل: ۲۸۹/۵)

[7] مصنف ابن أبي شیبۃ (۳۱۱۰) اس حدیث میں مڑکر بیٹھنے کے بعد ہاتھوں کو اٹھانے اور دعا کرنے کے الفاظ نہیں ہیں۔ وا أعلم۔ مولانا مبارکپوری رحمہ اللہ ہی ''تحفۃ الأحوذي'' میں فرماتے ہیں: ''الحدیث رواہ ابن أبي شیبۃ فی مصنفه، کذا ذکر بعض الأعلام ھذا الحدیث بغیر سند، وعزاہ إلی المصنف، ولم أقف علی سندہ فا تعالیٰ أعلم کیف ھو صحیح أو ضعیف؟'' (تحفۃ الأحوذي: ۲/ ۱۷۱) یہ حدیث مصنف ابن ابی شیبہ میں بایں سند ''حدثنا ھشیم قال: أنا یعلیٰ بن عطاء عن جابر بن یزید الأسود العامري عن أبیہ '' موجود ہے، لیکن اس میں دعا کرنے اور ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں۔

[8] اس حدیث کا ذکر گذشتہ صفحے میں گزر چکا ہے۔

[9] اس حدیث کی تخریج اور تضعیف گذشتہ صفحے میں گزر چکی ہے۔

[10] سنن أبي داود، رقم الحدیث (۱۴۸۵) امام ابو داود یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''روي ھذا الحدیث من غیر وجہ عن محمد بن کعب، کلھا واھیۃ، وھذا الطریق أمثلھا، وھو ضعیف أیضا'' نیز امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ''ھذا حدیث منکر'' (العلل: ۲/ ۳۵۱) نیز دیکھیں: سنن البیھقی (۲/ ۲۱۲) نصب الرایۃ (۳/ ۵۷)

[11] اس کی تخریج گذشتہ صفحے میں ملاحظہ کریں۔

[12] اس کی تخریج گذشتہ صفحے میں ملاحظہ کریں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 219

محدث فتویٰ